# B.A, Part-1, URDU(Hons)

**Paper-1** (Poetry)

## **Topic:** Mir Taqi Mir ki Gazal ki Tashreeh

Notes By:
Dr. Masroor Ahmad Haidri,
Department of Urdu,

J.K College, Biraul, Darbhanga.

## میرتقی میرؔ کی غزل کی تشریح:

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

میر زندگی کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس شعر میں کہتے ہیں کہ انسان کی زندگی بڑی مختصر ہے۔ایک بلبلے کی مانند ہے کہ جو پل میں ختم ہوجاتا ہے۔اس کی ساری نمائش اور رنگینی سراب کی مانند ہےیعنی سب دھوکہ ہے۔

نازکی اس کے لب کی کیا کہئے
پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے

شاعرمحبوب کی خوبصورتی کا تذکرہ کررہاہے، ہونٹوں کا نازک ہونا خوبصورتی کی علامت ہے۔چنانچہ شاعر کہتا ہے کہ میرے محبوب کے ہونٹ اتنے نرم ونازک ہیں کہ ان کا بیان مشکل ہے۔انھیں گلاب کی پنکھڑی کہیں تو بجا ہے۔

بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں
حالت اب اضطراب کی سی ہے

شاعر کہتا ہے کہ میری حالت اس قدر بے قرار ہوگئی ہے کہ مایوسیوں اور ناکامیوں کے باوجود میں بار بار محبوب کے در پر جاتا ہوں

اور اپنے حواری کا سامنا کرتا ہوں۔

میں جو بولا کہا کہ یہ آواز

اسی خانہ خراب کی سی ہے

شاعر کہتا ہے کہ مھبت میں ہم نے سب کچھ لٹا دیا ہے، ہم اوارہ ہو گئے ہیں، اب محبوب اسی حوالے سے طنز کرتا ہے کہ میری آوا سنتے ہی اس نے فوراً کہا کہ یہ آواز تو اسی خانہ خراب کی لگتی ہے۔

میر ان نیم باز آنکھوں میں

ساری مستی شراب کی سی ہے

شاعر کہتا ہے اے میر، محبوب کی ان نیم باز گویا آدھی کھلی آدھی بند آنکھوں میں وہ کیفیت ہے جیسے پورے مے خانے کی مستی ان میں سما گئی ہے۔

☆☆☆